بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دینی مدارس سے متعلق حضرت صدر وفاق کی چند گزارشات

مدیر کے قلم سے

۱۱ رجب ۱۴۲۶ھ بروز بدھ ٹنڈوالہ یار میں جامعہ فاروقیہ کے ایک فاضل مولانا قادر بخش صاحب نے چند سال پہلے ایک دینی ادارے کی بنیاد رکھی، جس میں اب حفظ قرآن و ناظرہ کے علاوہ بنین کے ابتدائی درجات اور بنات کے دورۂ حدیث تک تعلیم جاری ہے، مدرسہ کے لیے نسبتاً ایک کشادہ جگہ شہر ہی میں مل گئی ہے، وہاں سنگِ بنیاد رکھنے اور ختم بخاری شریف کی تقریب کے لیے حضرت صدر وفاق شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کو دعوت دی گئی تھی، حضرت کے ساتھ وہاں مجھے بھی جانے کا موقع ملا، حضرت نے سنگ بنیاد رکھنے کے بعد صحیح بخاری شریف کے آخری باب کا درس دیا، جس میں باب کی تشریح کے علاوہ آپ نے کئی علمی نکات بیان فرمائے، فرمایا کہ کتاب اللہ کے علاوہ دو کتابیں ایسی ہیں جن کے بارے میں علماء کا کہنا ہے کہ ان کے اسرار و رموز اور عجائبات، ختم نہیں ہوتے بلکہ انسان جس قدر مطالعہ کرتا ہے اسی قدر، اس کے نئے نئے رموز کھلتے چلے جاتے ہیں، ان میں ایک صحیح بخاری اور دوسری مثنوی رومی ہے، آپ نے فرمایا کہ میں اڑتالیس سال سے صحیح بخاری شریف پڑھا رہا ہوں لیکن آج بھی جب اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور سبق پڑھاتا ہوں تو نئے نکات اور نئے علمی رموز سامنے آتے ہیں...... اس کے بعد آپ نے مدارس سے متعلق چند باتیں ارشاد فرمائیں، جن کا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے:

☆ — دینی مدارس کی رجسٹریشن ۱۹۹۴ء سے بند تھی، اس سے پہلے سوسائٹی ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت رفاہی ادارے اور دینی مدارس رجسٹرڈ ہوتے تھے اور چھ ہزار کے قریب مدارس اسی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں، لیکن نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر مدارس کی رجسٹریشن پر گذشتہ دس سال سے پابندی تھی، مدارس کی طرف سے مطالبہ تھا کہ یہ پابندی ختم ہوجانی چاہیے، چنانچہ وفاق المدارس کی قیادت نے یہ مطالبہ حکومت کے سامنے رکھا اور حکومت نے اسے تسلیم کرتے ہوئے مدارس کی رجسٹریشن سے پابندی ہٹادی، البتہ سوسائٹی ایکٹ ۱۸۶۰ء میں حکومت نے سیکشن ۲۱ کا اضافہ کیا جو ہمیں اعتماد میں لینے کے بعد کیا گیا۔

اس لیے جو مدارس رجسٹرڈ ہیں، انھیں تو دوبارہ رجسٹریشن کی ضرورت نہیں البتہ نئے مدارس ستمبر تک اپنا

رجسٹریشن کرالیں۔

☆ — اربابِ مدارس، طلبہ کی تعداد بڑھانے سے زیادہ، طلبہ کی استعداد اور صلاحیت بڑھانے کی طرف توجہ دیں، پیش نظر ہدف یہ ہونا چاہیے کہ جو طلبہ مدرسہ میں آئے ہیں، ان پر خوب محنت کی جائے، ان کی تربیت کی جائے، ان میں اچھی علمی استعداد پیدا کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ آگے جاکر دین اسلام کی موثر خدمت کرسکیں، کئی مدارس میں طلبہ کا ہجوم بڑھانے کا شوق تو پایا جاتا ہے لیکن ان پر محنت نہیں کی جاتی، ان کی تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہوتا، اور ظاہر ہے، اچھی تعلیم اور مکمل تربیت کے بغیر رجالِ دین پیدا نہیں ہوسکتے۔

☆ — مدارسِ بنات میں اس بات کا اہتمام اگر ہوجائے کہ پڑھانے والی تمام استانیاں اور معلمات ہوں اور مرد اساتذہ کا سلسلہ وہاں بالکل ختم کردیا جائے تو کئی فتنوں سے حفاظت ہوسکے گی، اب تو ماشاء اللہ ہزاروں بچیاں ہر سال فارغ ہورہی ہیں، تعلیم و تدریس کے لیے معلمات کی فراہمی کچھ مشکل نہیں رہی، صرف توجہ اور اہتمام کی ضرورت ہے، وفاق المدارس کی طرف سے بنات کے مدارس پر یہ شرط اب تک لاگو نہیں کی گئی چونکہ وہاں سب امور مجلس عاملہ کی اجازت و مشورے سے طے ہوتے ہیں لیکن ہماری کوشش ہوگی کہ یہ شرط وفاق کی طرف سے لازم قرار دی جائے۔

## رجسٹریشن کے سلسلے میں وضاحت

دینی مدارس اس سے پہلے سوسائٹی ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت رجسٹر ہوتے تھے۔ اب اس میں سیکشن ۲۱ کا جو اضافہ کیا گیا وہ مندرجہ ذیل چار دفعات پر مشتمل ہے:

❶ ان دفعات کے تحت اب تمام مدارس کی رجسٹریشن لازمی ہوگی، کوئی مدرسہ رجسٹریشن کے بغیر نہ قائم ہوسکے گا نہ تدریسی خدمات انجام دے سکے گا۔

❷ ہر مدرسہ اپنی آمد و خرچ اور حسابات کو آڈٹ کرانے کا پابند ہوگا۔

❸ ہر مدرسہ اپنی سالانہ رپورٹ اور آڈٹ شدہ حسابات کی کاپی رجسٹریشن آفس میں جمع کرائے گا۔

❹ کسی مدرسہ میں عسکریت، فرقہ وارانہ اور مذہبی منافرت پر مبنی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

یاد رہے کہ دینی مدارس کی رجسٹریشن میں ذکر کردہ جن چار دفعات کا اضافہ کیا گیا، مجموعی لحاظ سے دینی مدارس اور متحدہ مجلس عمل کی قیادت کو ان دفعات سے متعلق آرڈیننس جاری کرنے سے پہلے اعتماد میں لیا گیا تھا، وجہ یہ ہے کہ اکثر منظم دینی مدارس پہلے ہی سے اپنے حسابات کو آڈٹ کراتے اور اس کی سالانہ رپورٹ مرتب کرتے ہیں،

جن مدارس میں آڈٹ کا نظام نہیں ہے، انھیں بہر حال اپنے حسابات ایک ضابطے اور نظم کے تحت لانے چاہئیں، البتہ ان دفعات میں ابہام پایا جاتا ہے اور کئی علماء ان دفعات سے متعلق تحفظات رکھتے ہیں، مثلاً چوتھی شق مبہم ہے اور اس ابہام کی آڑ میں کوئی بھی سرکاری کارندہ کسی بھی وقت، کسی بھی ادارے پر یہ کہہ کر ہاتھ ڈال سکتا ہے کہ یہاں فرقہ واریت کی تعلیم دی جاتی ہے، اس لیے وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے اپنے اخباری مضمون میں اس شق کے متعلق لکھا:

> ''فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی تعلیم کے حوالے سے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ مدارس دینیہ میں فرقہ وارانہ اور مذہبی منافرت کی تعلیم نہ پہلے کبھی تھی، نہ اب ہے...... اس لیے اس شق کے ساتھ یہ وضاحت انتہائی ضروری ہے کہ اس کا اطلاق صرف ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے اور امن عامہ کو خراب کرنے کی سرگرمیوں پر ہوگا اور علمی و تحقیقی سرگرمیاں اس سے مستثنیٰ ہوں گی''۔

اسی طرح شق نمبر ۳ میں سالانہ رپورٹ اور آڈٹ شدہ حسابات کی کاپی رجسٹریشن آفس میں جمع کرانے کے لیے کہا گیا، اس حد تک تو اس پر کوئی اشکال نہیں ہو سکتا لیکن اس شق کو بنیاد بنا کر تعاون کرنے والے مخیر حضرات کے نام اور ان کی شخصی تعیین کے مطالبہ کا حق کسی سرکاری ادارے کو حاصل نہیں ہونا چاہیے۔

اسی طرح پہلی شق میں کسی بھی دینی مدرسہ کے قیام کے لیے رجسٹریشن کو لازمی قرار دیا گیا کہ رجسٹریشن کے بغیر کوئی مدرسہ قائم نہیں ہو سکے گا، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ۱۹۹۴ء کی طرح اگر کسی حکومت نے آ کر رجسٹریشن پر پابندی لگا دی تو مدارس قائم کرنے کا سلسلہ ملک بھر میں رک جائے گا اور کسی مدرسے کا قیام حکومت کی اجازت اور رحم و کرم پر موقوف ہوگا اور حکومت کیا چاہتی ہے اور کیا چاہے گی، اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

چونکہ اضافہ کردہ ان دفعات میں، اس قسم کا ابہام پایا جاتا ہے، اس لیے وفاق المدارس حکومت کی طرف سے وضاحت آنے تک انتظار کی پالیسی پر گامزن ہے، اگرچہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے وضاحتی بیان اخبار میں چھپ چکا ہے، تاہم اس طرح کی وضاحتیں ان دفعات کے حصے کے طور پر شامل ہونی چاہئیں اور دفعات کی عبارت ایسی ہونی چاہیے جس میں کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

حضرت صدر وفاق مدظلہ نے مختلف جلسوں میں مدارس کو رجسٹریشن کے لیے کہا تھا لیکن کئی علماء کی طرف سے اضافہ شدہ سیکشن سے متعلق شکوک و تحفظات کے اظہار کے بعد، مناسب یہی سمجھا گیا کہ جب تک ان شقوں کا مطلب و مقصد بالکل بے غبار اور شکوک و تحفظات سے صاف نہ ہو، اس وقت تک رجسٹریشن کے عمل کو موقوف رکھا جائے۔

☆☆☆